از عدالتِ عظمیٰ

پی۔ ایس۔ ساؤنی

بنام

یونین آف انڈیا و دیگراں

تاریخ فیصلہ: فروری 7، 1996

[کے راماسوامی اور بی ایل ہنسریا، جسٹس صاحبان]

قانونِ ملازمت:

اضافہ جات - کی منظوری - عدالت کا حکم - وضاحت - اپیل کنندہ کو سالانہ اضافہ جات اس وقت تک دیے جائیں گے جب تک کہ وہ تنخواہ کے پیمانے کی زیادہ سے زیادہ حد تک نہ پہنچ جائے - اس کے بعد اضافہ جات ایک خصوصی تنخواہ بنائے گا - تاہم یہ دوسرے ملازمین پر لاگو نہیں ہوتا ہے - مقامی الاؤنس - چونکہ اپیل کنندہ مرکزی حکومت کے تنخواہ کے پیمانے پر چلا گیا ہے، اس لیے پنجاب کے تنخواہ کے پیمانے کے سلسلے میں 100 روپے ماہانہ کے مقابلے 20 روپے ماہانہ پر مقامی الاؤنس قابل قبول ہے — چوتھے تنخواہ کمیشن کی جانب سے 20 فیصد اضافی تنخواہ کی سفارش - چونکہ سفارش قبول نہیں کی گئی، اس لیے وہ اضافی تنخواہ کے 20 فیصد کا حقدار نہیں ہے۔

اپیلیٹ دیوانی کا دائرہ اختیار: دیوانی اپیل نمبر 1525، سال 1994۔

O. A. نمبر 857-89/CH میں چندی گڑھ میں سنٹرل ایڈمنسٹریٹو ٹربیونل کے مورخہ 13.12.91 کے فیصلے اور حکم سے۔

اپیل کنندہ ذاتی طور پر۔

جواب دہندگان کے لیے مسز کنول جیت کوچر اور مس رانی چھابرا۔

عدالت کا مندرجہ ذیل حکم سنایا گیا:

Ilyas Ahmed Pandit
2025.02.11 13:23
I attest to the accuracy and integrity of this document

خصوصی اجازت کے ذریعے یہ اپیل سنٹرل ایڈمنسٹریٹو ٹریبونل، چنڈی گڑھ بنچ کے حکم سے پیدا ہوتی ہے جو 13 دسمبر 1991 کو او اے نمبر 857/ سی ایچ/ 89 میں دیا گیا تھا۔ ٹریبونل نے اپیل کنندہ کے دعوے کو خارج کر دیا ہے۔

اپیل کنندہ نے ذاتی طور پر بحث کی۔ انہوں نے دعوی کیا کہ 3 دسمبر 1987 کو سی اے نمبر 3685/87 میں اس عدالت کی طرف سے منظور کردہ احکامات کے پیش نظر، اپیل کنندہ 2,000 روپے سے شروع ہونے والے تنخواہ کے پیمانے پر نظر ثانی کا حقدار ہے، جو نومبر 1978 سے 100 روپے سالانہ اضافے کے ساتھ ہے جو اسے نہیں دیا گیا ہے۔ جب اس عدالت نے حکم منظور کیا تو تنخواہ کا موجودہ پیمانہ 1400 روپے سے 2100 روپے تھا، جسے بعد میں نظر ثانی کر کے 2200 روپے سے 4000 روپے کر دیا گیا اور اس کے اثر سے، 1.1.1986 سے 3700 روپے سے 5300 روپے ماہانہ جیسا کہ پیراگراف 4 میں جوابی حلف نامے میں بتایا گیا ہے جس میں اس طرح لکھا گیا ہے:

"اس معزز عدالت کے فیصلے کے مطابق، درخواست گزار کی تنخواہ چنڈی گڑھ انتظامیہ نے 2,000 روپے + 100 روپے خصوصی تنخواہ پر مقرر کی تھی، جو 1400-60-1700--EB-75-2000-EB-100-2100 روپے کی تنخواہ کے پیمانے میں نومبر 1978 سے چنڈی گڑھ انتظامیہ کے خط نمبر 1592334/88-3-(IH) مورخہ 28.1.88 کے ذریعے طے کی گئی تھی، جو ضمیمہ R-1 کے طور پر منسلک ہے۔ درخواست گزار کو 2,000 روپے کی سطح پر ایفیشنسی بار عبور کرنے کی اجازت دی گئی تھی، چنڈی گڑھ انتظامیہ کے خط نمبر 619-1951-88-(3) IH مورخہ 28.1.88 کے ذریعے ان کی تنخواہ 2000 سے 2100 روپے + 100 روپے خصوصی تنخواہ بڑھا کر 1.11.79 سے موثر کی گئی تھی

اس کے بعد حکومت نے اپیل کنندہ کی تنخواہ کے پیمانے کو 3700 روپے سے بڑھا کر 5300 روپے کر دیا ہے۔ اپیل کنندہ کی شکایت یہ ہے کہ وہ دو سالہ کے بجائے 1400 روپے سے 2100 روپے تک کے سالانہ تنخواہ کے پیمانے اور وقتاً فوقتاً اس پر متناسب نظر ثانی کا حقدار ہے۔ یہ دیکھا گیا ہے کہ 28 جنوری 1988 کی کارروائی کے ذریعے کارکردگی کی پابندی کو یکم نومبر 1979 سے ہٹا دیا گیا تھا۔ اس کے بعد ان کا سالانہ بڑھوتری 100 روپے دیا گیا لیکن وہ 1.11.80 پر زیادہ سے زیادہ 2100 روپے تک پہنچ گیا۔ نظر ثانی شدہ پیمانے میں 1.11.1981 سے، اپیل کنندہ کو خصوصی تنخواہ کے طور پر 100 روپے دیے گئے تھے۔ ایسا لگتا ہے کہ پنجاب کے طرز پر ایک قاعدہ ہے کہ ہر ملازم کو

Ilyas Ahmed Pandit
2025.02.11 13:23
I attest to the accuracy and
integrity of this document

100 روپے کی خصوصی تنخواہ فراہم کی جاتی تھی۔ نتیجتاً جب اس عدالت نے سالانہ اضافے کے طور پر 100 روپے ادا کرنے کی ہدایت دی تھی، تو اس کا مطلب یہ ہو گا کہ اپیل کنندہ سالانہ اضافے کا حقدار ہو گا جب تک کہ وہ زیادہ سے زیادہ تنخواہ تک نہ پہنچ جائے۔ زیادہ سے زیادہ تنخواہ تک پہنچنے کے بعد، اس عدالت کی طرف سے سالانہ اضافہ جات کی ادائیگی کی دی گئی ہدایت تنخواہ کے پیمانے کا حصہ نہیں ہو گی بلکہ اسے خصوصی تنخواہ سمجھا جانا چاہیے، کیونکہ اس عدالت کی طرف سے دی گئی ہدایات حتمی ہو چکی تھیں۔ نتیجتاً، وہ ہر سال 100 روپے کی خصوصی تنخواہ کی ادائیگی کے تعین کا حقدار ہے جب تک کہ تنخواہ کے پیمانے میں ترمیم نافذ نہ ہو اور سالانہ بڑھوتری شروع نہ ہو جائے۔ اگر مناسب وقت پر تنخواہ کا پیمانہ دوبارہ اس تنخواہ سے زیادہ ہے جسے اپیل کنندہ کو کرنے کی ہدایت کی جاتی ہے، جیسے ہی یہ زیادہ سے زیادہ تک پہنچ جاتا ہے، تو تنخواہ دوبارہ خصوصی تنخواہ کا حصہ بن جائے گی نہ کہ تنخواہ کے پیمانے کا حصہ۔ اس لیے اس عدالت کے حکم پر عمل کرنا ضروری ہے۔

اگر اپیل کنندہ دلیل کو قبول کر لیا جاتا ہے تو اس سے تضاد پیدا ہو جائے گا، یعنی اپیل کنندہ پر لاگو تنخواہ کا ایک پیمانہ و دیگر اسی طرح کے افراد پر لاگو ہوتا ہے۔ اگر اس تضاد کو جاری رکھنے کی اجازت دی جاتی ہے، تو یہ مزید پیچیدگیاں پیدا کرے گا، کیونکہ اسی طرح کے افراد برابری کا دعوی کریں گے۔ لہذا، ہم واضح کرتے ہیں کہ اس عدالت کے ذریعے منظور کردہ حکم اور سالانہ اضافہ جات دینے کا مطلب یہ ہو گا کہ جب تک اپیل کنندہ مقررہ مناسب تنخواہ کے پیمانے کی زیادہ سے زیادہ حد تک نہیں پہنچتا، وہ وقتاً فوقتاً اس عدالت کی ہدایت کے مطابق 100 روپے سالانہ اضافہ جات کا حقدار ہو گا۔ اس کے بعد یہ ایک خصوصی تنخواہ کے طور پر تشکیل پائے گی۔ یہ قاعدہ دیگران پر لاگو نہیں ہو گا۔ تاہم، جب تنخواہ کے پیمانے 100 روپے کے سالانہ اضافہ جات کی گنتی کے بعد زیادہ سے زیادہ تک پہنچ جائے گا جب تک کہ مزید نظر ثانی نہیں ہو جاتی، تو یہ ایک خصوصی تنخواہ بن جائے گی اور تنخواہ کے پیمانے کا حصہ نہیں بنے گی۔ جواب دہندگان کو ہدایت کی جاتی ہے کہ وہ اس طریقے سے فارمولہ تیار کریں اور بقایا ادا کریں، اگر پہلے سے ادائیگی نہیں کی گئی ہے۔

اس کے بعد یہ دعوی کیا جاتا ہے کہ اپیل کنندہ پنجاب کے طرز کے مطابق مقامی الاؤنس کا حقدار ہے۔ جب اپیل کنندہ کو حق انتخاب دیا گیا تو اس نے اپنا حق انتخاب نہیں دیا تھا۔ اس لیے وہ پنجاب حکومت کے ملازمین کے برابر مقامی الاؤنس کا حقدار ہے۔ ہمیں دلیل میں کوئی طاقت نہیں ملتی ہے۔ حکومت کی طرف سے جاری کردہ ہدایات میں خاص طور پر یہ ذکر کیا گیا ہے کہ انہیں پنجاب تنخواہ کے پیمانے سے مرکزی حکومت کے تنخواہ کے پیمانے پر تبدیل کرنے کا حق انتخاب مقامی

Ilyas Ahmed Pandit
2025.02.11 13:23
I attest to the accuracy and
integrity of this document

الاؤنس سے قطع نظر ہے۔ مرکزی حکومت کے تنخواہ کے پیمانے کے مطابق مقامی الاؤنس قابل قبول ہیں۔ مانا جاتا ہے کہ مرکزی حکومت کے الاؤنس 20 روپے ہیں جبکہ پنجاب کے قواعد میں 100 روپے فراہم کیے گئے ہیں۔ نتیجتاً 80 روپے فی مینسم کی کٹوتی واضح طور پر حکومت کی طرف سے جاری کردہ ہدایات سے مطابقت رکھتی ہے۔ اس سلسلے میں کوئی غیر قانونی حیثیت نہیں ہے۔

اس کے بعد یہ دعوی کیا جاتا ہے کہ نظر ثانی شدہ تنخواہ کے پیمانے کے علاوہ، اپیل کنندہ مرکزی چوتھے تنخواہ کمیشن کی سفارش کے مطابق 20 فیصد اضافی تنخواہ کا بھی حقدار ہے۔ چونکہ اسے حکومت نے قبول نہیں کیا تھا، اس لیے وہ اضافی تنخواہ کے 20 فیصد کا حقدار نہیں ہے۔

اس کے مطابق اپیل کی اجازت صرف مذکورہ بالا حد تک ہے۔ اخراجات کے حوالے سے کوئی حکم نہیں۔

اپیل منظور کی گئی۔

Ilyas Ahmed Pandit
2025.02.11 13:23
I attest to the accuracy and integrity of this document